کے جائز نہ ہونے کے حکم میں بھی یہ دونوں صورتیں داخل ہیں، اور یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ اگر ان جانوروں کو بالقصدِ والدوام پالتو بنالیا جائے تو ان کی قربانی جائز ہونی چاہئے۔ چنانچہ مذکورہ عبارت "لأنها وحشية في الأصل والجوهر فلا يبطل حكم الأصل بعارض نادر" سے بھی اسی معنی کی تائید ہوتی ہے۔ اور نادر کا لفظ بڑھانے سے اس بات کی طرف اشارہ ملتا ہے کہ شرعی احکام میں کسی نادر صورت کو دیکھ کر حکم نہیں لگایا جاتا بلکہ کسی نوع کے اکثر افراد میں مشترک علت دیکھ کر اس کو حکم کا مدار بنایا جاتا ہے۔

(د) البتہ جائز ہونے کی ایک صورت ممکن ہے جو حضرات فقہاء احناف اور بعض دوسرے فقہاء کرام رحمہم اللہ سے منقول ہے وہ یہ کہ وحشی نر جانوروں اور پالتو مادہ جانوروں کے ملاپ (جفتی) سے جو نسل ہو اس کی قربانی جائز ہوگی، لیکن اس کے برعکس اگر پالتو نر اور وحشی مادہ ہو تو اس سے ہونے والی نسل بھی وحشی شمار ہوگی جس کی قربانی جائز نہیں ہوگی، کیونکہ جانوروں میں نسل کے پالتو یا وحشی ہونے کا مدار مادہ جانور پر ہے۔

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (5/ 69)

ولا يجوز في الأضاحي شيء من الوحش؛ لأن وجوبها عرف بالشرع والشرع لم يرد بالإيجاب إلا في المستأنس؛ فإن كان متولدا من الوحشي والإنسي فالعبرة بالأم فإن كانت أهلية يجوز وإلا فلا حتى إن البقرة الأهلية إذا نزا عليها ثور وحشي فولدت ولدا فإنه يجوز أن يضحى به، وإن كانت البقرة وحشية والثور أهليا لم يجز؛ لأن الأصل في الولد الأم؛ وإن ضحى بظبية وحشية ألفت أو ببقرة وحشية ألفت لم يجز؛ لأنها وحشية في الأصل والجوهر فلا يبطل حكم الأصل بعارض نادر والله عز شأنه الموفق.

تحفة الفقهاء (3/ 84)

وَلَا يجوز فِي الْأَضَاحِي شَيْء من الْوَحْش لعدم وُرُود الشَّرْع وَإِن كَانَ متولدامن الْوَحْش والإنسى فَالْمُعْتَبر فِيهِ جَانب الْأُم

الهداية في شرح بداية المبتدي (4/ 359)

والمولود بين الأهلي والوحشي يتبع الأم لأنها هي الأصل في التبعية، حتى إذا نزا الذئب على الشاة يضحى بالولد.

المحيط البرهاني في الفقه النعماني (6/ 93)

ولا يجوز شيء من الوحوش، وبقر الوحش وأشباهها، وإن ألفت، وفي المتولد بين الوحشي والأهلي تعتبر الأم إن كانت الأم وحشية لا تجزئ في الأضحية، وإن كانت أهلية تجزئ،

(جاری ...)

Scanned by CamScanner